رسائل و مسائل

زکوٰۃ پر رشتے داروں کا حق

سوال: میری ایک بہن اور ایک نند بہت ضرورت مند ہیں (زکوٰۃ کی مستحق ہیں)۔ چونکہ میرا تعلق جماعت اسلامی سے ہے اس حوالے سے میں اعانت بھی دیتی ہوں اور اپنی محدود حیثیت کے مطابق کتابوں یا کیسٹوں کی شکل میں انفاق بھی کرتی ہوں۔ کبھی اللہ توفیق دے تو کوئی چھوٹا موٹا زیور کشمیر فنڈ میں یا کتابوں کی مد میں دیتی ہوں۔ میں نے یہ سنا ہے کہ رشتے داروں کو چھوڑ کر کہیں اور انفاق کرنے یا زکوٰۃ دینے سے وہ قبول نہیں ہوتی۔ آپ یہ بتائیں کہ اعانت اور دوسری چیزوں پر جو رقم انفاق کی حیثیت سے خرچ کرتی ہوں کیا وہ بھی اپنی نند اور بہن کو دیا کروں' جب کہ زکوٰۃ میں پہلے ہی انھیں دیتی ہوں؟

میری محدود آمدنی ہے اور اس سے اتنا نہیں ہوسکتا کہ فی سبیل اللہ بھی کروں اور رشتے داروں کو زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ دوں۔ اس لیے درج ذیل سوالات کی وضاحت فرما دیں:

۱۔ کیا ان دونوں مستحقین کی موجودگی میں میرا کسی اور مد میں انفاق درست نہیں ہے؟

۲۔ کسی ایک کی مدد کرنا ہو تو نند اور بہن میں سے کس کو ترجیح دوں؟

۳۔ زکوٰۃ کی رقم سے ضرورت کی چیزیں خرید کر انھیں تحفتاً بھجواتی ہوں لیکن یہ ظاہر نہیں کرتی کہ یہ زکوٰۃ کی رقم سے لی گئی ہیں۔ کیا یہ بتانا ضروری ہے؟

۴۔ جان کے صدقے کے لیے فی سبیل اللہ یعنی کیسٹوں' کتابوں' رسائل کی مد میں خرچ کیا جا سکتا ہے؟

۵۔ کیا بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں زکوٰۃ سے اسکول کی فیس' یونی فارم' کتابیں وغیرہ میں مدد کی جا سکتی ہے؟

جواب: یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ زکوٰۃ و صدقات باقاعدگی سے ادا کر رہی ہیں اور اس سلسلے میں اپنے رشتے داروں کا بھی خیال رکھتی ہیں۔ آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ آپ زکوٰۃ او دوسرے نفلی

صدقات اپنی بہن اور نند کو دیتی رہیں۔ آپ کے علاوہ دوسرے صاحب استطاعت رشتے داروں پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان کا خیال رکھیں۔ زکوٰۃ و صدقات سے ان کی اعانت کریں۔ اگر اس سے ان کا گزارہ ہو سکتا ہے تو فبہا' ورنہ سب کو مل کر مزید اعانت کا اہتمام بھی کرنا چاہیے۔ رشتے داروں کے ضروری اخراجات مال دار رشتے داروں کے ذمے ہیں۔

زکوٰۃ کا کچھ حصہ جہاد فی سبیل اللہ یعنی دعوت دین اور اقامت دین کی مد میں بھی دینا چاہیے اور رشتے داروں کی مزید اعانت اپنے مال سے بھی کرنی چاہیے۔ جس قدر زکوٰۃ کا حصہ جہاد کی مد میں دیا جائے اسی قدر اعانت اپنے مال سے رشتے داروں کی کرنی چاہیے۔ کچھ اپنے اوپر مزید بوجھ بھی ڈالنا چاہیے۔ اس طرح کرنے سے تمام حق داروں کا حق ادا ہو جائے گا۔

مذکورہ اصولوں کی روشنی میں آپ کے پانچ سوالات کا جواب بھی آ جاتا ہے جو درج ذیل ہے:

۱- ان دو مستحقین کی موجودگی میں آپ ان کو دوسروں پر ترجیح دیں۔ البتہ اقامت دین کے کام کے لیے کچھ حصہ ان لوگوں تک بھی پہنچانا چاہیے جو اقامت دین کے لیے جدوجہد کر رہے ہوں اور اس سے ان کے حصے میں جو کمی آئے' اسے مال زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے مال سے یا رشتے داروں کے مال سے پورا کریں۔

۲- بہن کو نند پر ترجیح حاصل ہے۔ اگر آپ کے پاس دینے کے لیے ایک چیز ہو تو بہن کو مقدم رکھیں۔

۳- زکوٰۃ کی ادایگی کے لیے' ادا کرنے والے کی نیت ہی کافی ہے۔ جس کو زکوٰۃ دی جاتی ہے' اس کے لیے اس کا علم ہونا ضروری نہیں ہے۔ اس لیے جس طرح سے زکوٰۃ دے رہی ہیں' دیتی رہیں' لیکن یہ بھی نہ کہیں کہ یہ تحفہ ہے۔ یہ کہیں کہ یہ آپ کا حق ہے جو میرے مال میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے رکھا ہے' وہ آپ تک پہنچا رہی ہوں۔

۴- صدقہ فقرا و مساکین اور دین کے کاموں کی مالی اعانت کا نام ہے۔ دینی کتابیں اور جہاد فی سبیل اللہ بھی صدقے کا مصرف ہے۔ اس لیے آپ کتابیں لے کر دے دیں تو صدقہ ادا ہو جائے گا۔ جان کا صدقہ بکرا ذبح کرنا نہیں ہوتا بلکہ مذکورہ کاموں کی مالی اعانت ہوتی ہے۔

۵- جو بچے زکوٰۃ و صدقات کے مستحق ہوں انھیں تعلیمی ضروریات اور یونی فارم وغیرہ کے لیے بھی زکوٰۃ دے سکتی ہیں۔ لیکن اگر وہ مستحق زکوٰۃ نہ ہوں تو پھر اسکول کی یونی فارم اور کتابوں وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں لگتی (مولانا عبدالمالک)۔